احکامات اتھروید

وَیدِک بَرہمہ سُتر

اَیکَم اَدِیتی یَم بَرہمہ دِتییَو ناسِتی ناسِتی اَیوَچ (پران)

پرمیشور فقط ایک ہی ہے، دو نہیں ! نہیں ! ہرگز نہیں !!!

• قرآن کا اعلان •

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ : اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں

بقلم : احمد یعقوب میرزا، سوداگرواڑہ، سورت ۳۹۵۰۰۳

جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ ستمبر ۱۹۹۷ء

'જીવન-મરણની ભયંકરતા' વિષે 'મુસ્લિમ ગુજરાત'ના એડીટર મર્હૂમ જ. મુનાદી સાહબનો અભિપ્રાય

જીવન-મરણની ભયંકરતા :

આ પુસ્તિકામાં આપણા એક અભ્યાસી નવજવાન, મિરઝા અહમદ મિરઝા યઅકૂબે જીવન અને મરણના તથા તેમને અડતા-જીવનનો આશય, વિશ્વની સર્જના, જન્નત જહન્નમની પ્રકૃતિ, કુર્આનનું મિશન, ઇસ્લામનું ઇન્સાન માટે માર્ગદર્શન, વગયરહ વગયરહ સંખ્યાબંધ-કોયડાઓ ઇસ્લામી નઝરે ઉકેલવાની કોશિશ કરી છે. એ રીતે એ ચિંતન અને મનનું એક રૂહાની પ્રકાશન છે. ફિરંગી સરણીના લાદીની પ્રત્યાઘાતોમાં સબડતા આજના આપણા યુવકો માટે આ પ્રકાશન નિઅમત બની શકે છે, તે મુફ્ત મળી શકે છે, તૂર્કિવાડ, સુરતના શિરનામેથી.

જવાનીના દીની ઉત્સાહમાં લેખક કેટલેક ઠેકાણે હદો વટાવી ગયા છે, પરંતુ તેમનો તવહીદી દ્રષ્ટિ-બિંદુ એ ઉણપને કોઇ પણ રીતે હાનિકારક બનાવી શક્યો નથી.

– ૧૬ જુન, ૧૯૬૧, ૨ મુહર્રમ ૧૩૮૧

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

آبِ حیات
اَمرت جل

سب تعریفیں اللہ جل شانہ کیلئے ہیں، جس نے زمین و آسمان بنایا، چاند سورج ستاروں سے سجایا، درود وسلام رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکو خالق نے مخلوق کا آخری رہبر بنایا اور پھر علماء کرام کو وارث الانبیاء بنایا۔

اللہ کی بات اللہ کے بندوں تک پہنچانے کا کام تو علماء کا ہی ہے اسلئے کہ عالم ہر اعتبار سے اپنے اور مخاطب کے اعتبار سے بات کرنے میں سالم بھی ہوتا ہے۔ لیکن اللہ پاک چاہے تو فاسق، فاجر، جاہل سے بھی کام لے لیتا ہے۔ میں ان میں ہی کا ایک فرد ہوں جو کچھ لکھا ہے اہلِ علم، اہلِ قلم، اہلِ فن پر تو روشن ہو ہی جائیگا میں ان میں کا کچھ بھی نہیں یعنی نہ علم ہے، نہ قلم ہے، نہ فن شاعری ہے۔

ہاں اپنے بڑوں کی جوتیاں سیدھی کرنے سے جو ملا سو ملا، امید کرتا ہوں کہ ناظرین غلطیوں سے باخبر کریں ساتھ ساتھ یہ بھی دعا فرمائیں جو کچھ لکھا ہے عنداللہ قبول ہو، مقبول ہو، ہم سب کیلئے ذریعہ ہدایت ہو باعث رحمت اور مغفرت کا سامان ہو آمین ثم آمین۔

شوال ۱۳۸۰ھ مطابق اپریل ۱۹۶۱ء میں

"جیون مَرَن نی بھینکرتا" گجراتی میں تقریباً ۴۲ صفحات پر مشتمل رسالہ شائع کیا تھا جس میں اسلام کا مختصر تعارف تھا۔ مسلم گجرات کے ایڈیٹر مشہور نامہ نگار اور صاحب قلم محترم جناب مرحوم "منادی" صاحب نے اپنے مشہور اخبار "مسلم گجرات" کے ذریعہ اور ذاتی ملاقات پر حوصلہ افزائی فرمائی اور دعوت کا کام کرنے کا حکم بھی فرمایا اس وقت میری عمر ۲۹ سال تھی۔

ارجنوری ۱۹۸۴ء میں "آبِ حیات" کے نام سے ایک گجراتی مضمون میں کھویا تک بندی چند سطروں میں لکھ کر اللہ کے بندوں تک پہنچایا۔ دوسری مرتبہ شائع کرنے سے پہلے ایک جید عالم صاحب کی خدمت میں بغرض اصلاح پیش کی۔ انہوں نے اس پر ایک نظر ڈالی ردیف قافیہ دیکھ کر واپس کر دی تو میں نے مندرجہ ذیل سطر

پڑدہ کران کو سنائی۔

نظم نہ سیکھا بدنظمی میں کردیابیان

اشٹم لپشٹم لکھاہے میں نے، ارتھ میں کردھیان

حضرت محترم نے پھر توجہ سے پورا مضمون پڑھا اور فرمایا "اور بڑھاؤ" پھر سینہ سے لگایا کچھ علم سینہ بہ سینہ ہوتے ہیں، جو کچھ ہے اُدھر سے ہی آیا ہے اور آج آپ جو دیکھتے ہیں یا دیکھیں گے حضرت کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے جس میں دنیا کی حالت کیا تھی، ردّ تناسخ، ردّ دھریت، ردّ ڈاروِن، رد ہنسا، ردّ بدعت، علامت قیامت دعوت حق اور دعوت اسلام وغیرہ، پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

دیگر وہی پہلا رسالہ "جیون مرن نی بھینکرتا" میں کچھ اور مفید باتیں بھی پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور مخصوص طور پر ہندو مذہب کے مدبر، مفکر، مصنف، پنڈت، محترم سادھو (صوفی) وغیرہ کے "بت پرستی" کے متعلق خیالات وغیرہ مخصوص مضامین کو بھی شامل کرلیا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ قبول فرمائے۔ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً اور وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ کو مدنظر رکھا ہے۔

اصل کتاب تو ہندی و گجراتی میں بڑی تعداد میں اللہ

کے بندوں تک پہنچانی ہے "آب حیات امرت جل" اردو میں شائع کرنے کا کیا مطلب ؟ امید ہے آپ سمجھ گئے ہونگے انشاء اللہ، جتنی چادر تھی پیر پھیلا دیا ! عاقل کو اشارہ ! باقی کام اللہ کے حوالے۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ۔ والسلام۔

احقر

میرزا احمد ابن یعقوب عفی عنہما۔

جمادی الاول ۱۴۱۸ھ

مطابق ستمبر ۱۹۹۷ء۔

کلمۂ شکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

یہ کتاب بنام "آب حیات" (امرت جل) جو آپ کے ہاتھوں میں زیر مطالعہ ہے اور دوسری کتاب بنام "اسلام دھرم کا پرت چئے" ان دونوں کتابوں کے تیار کرنے میں جن محترم علماء کرام نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اصلاحات فرمائی، اور عمل خیر کیلئے بندہ کی ہمت افزائی فرمائی ان تمام علماء کرام کا بندہ تہہ دل سے شکر گزار ہے، اور ان کی توجہ اور تعاون کو سرمایہ سند سمجھتا ہے، اور دعا گو ہے، جزاهم اللہ احسن الجزاء فی الدارین، کتاب "آب حیات" کی بیس سطریں پڑھ کر جنہوں نے حوصلہ افزائی کرتے

بقیہ صفحہ نمبر ۶ پر

تقریظ:- حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری، دامت برکاتہم

حامدًا و مصلیا و مسلما

اما بعد! جناب احمد میرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بڑا اچھا دینی ذوق اور دین کی فکر عطا فرمائی ہے، دعوت الی اللہ اور اللہ کی مخلوق تک پیغام الٰہی پہنچانے کی ان کو فکر دامنگیر رہتی ہے اگر اس کا کوئی بھی موقع ان کو ہاتھ لگ جاتا ہے تو اس سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

محترم جناب احمد میرزا صاحب کی یہ بھی دلی خواہش اور فکر ہے کہ تحریری طور پر بھی اللہ کا پیغام اور دعوت الی اللہ کا کام انجام دینا چاہیئے اسی فکر کے دامنگیر ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنے حاصل مطالعہ کو مذکورہ رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ جو انشاء اللہ ہر ایک کے لئے یکساں نافع ہے۔ مطالعہ کرنے والا پورا رسالہ پڑھ کر انشاء اللہ متنبہ ہوگا اسکے دل کی آنکھ بیدار ہوگی اور وہ اپنی صحیح منزل کی تلاش و جستجو میں لگیگا۔

اللہ تعالیٰ میرزا صاحب کی اس محنت کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور ان کی اس خدمت کو قبول فرما کر

اسکے لئے ذریعۂ نجات وذخیرۂ آخرت بنائے اور اپنی رضا نصیب فرمائے ، اللہ پاک مجھے اور میرے تمام اہل وعیال متعلقین اور تمام لوگوں کو ایمان پر استقامت اور حسنِ خاتمہ نصیب فرمائے اور ہم سب سے راضی ہوجائے ۔ فقط

(حررہ الاحقر) سید عبدالرحیم لاجپوری

مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری

راندیر ۱۵؍ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

مطابق ۱۹؍ دسمبر ۱۹۹۴ء

صفحہ ۴ کا بقیہ

کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "اور بڑھاؤ" جنہوں نے مضمون کی اصلاح بھی فرمائی، وہ ہیں محترم مولانا ابراہیم پٹنی صاحب (استاد حدیث جامعہ ڈابھیل) اور جن گرامی قدر علماء نے مضمون کو پڑھ کر اسکو پسند فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا انکے اسماء گرامی یہ ہیں۔ امیر شریعت حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری صاحب دامت برکاتہم ۔۔ محترم مولانا عبداللہ کاپودروی صاحب (رئیس فلاح دارین ترکیسر) میرے شیخ معاونِ اوّل مولانا حکیم فخر الدین عثمانیؒ صاحب، مفتی اسماعیل واڈی والا صاحب (شیخ الحدیث ومفتی جامعہ راندیر) مفتی اکرام الحق صاحب، مفتی اسمٰعیل بھڈکودروی صاحب (کنتھاریہ)، میرے شیخ ثانی مولانا سید ابرار احمد صاحب دھولیویؒ (سابق شیخ الحدیث ترکیسر)، مولانا یعقوب سارودی

بقیہ صفحہ ۹ پر

تقریظ :- حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب منوبری، (مہتمم دار العلوم کنتھاریہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

خدمت میں عرض کہ محترم ومکرم جناب میرزا احمد بن یعقوب صاحب (سورت) غیر مسلموں میں اسلام کا تعارف کرانے کی اور غیر مسلموں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کی مہم چلا رہے ہیں، دعوت الی اللہ ایک بڑا مبارک اور عظیم مقصد ہے، اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف جہتوں سے کام لینا پڑتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں دینی لٹریچر کی اشاعت بھی برادرانِ وطن کو اسلام سے مانوس اور متعارف کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے میرزا صاحب نے "اسلام دھرم کا پریچے" نامی ایک کتاب مرتب کی ہے اس کتاب کا ایک جزو "آبِ حیات امرت جل" ہے، جو تقریباً ۲۱۶ اشعار پر مشتمل ہے علماء کرام کی تصدیق وتوثیق اور تزکیہ کیلئے فی الحال یہ کتاب اردو زبان میں شائع ہو رہی ہے، مستقبل میں ہندی اور گجراتی زبان میں یہ کتاب بڑے پیمانے پر چھاپ کر مفت تقسیم کرنے کا پروگرام ہے، اہلِ ثروت حضرات اس دینی تبلیغی اور اشاعتی پروگرام میں وسیع تعاون فرما کر ثواب دارین اور صدقہ جاریہ کے اجر کے مستحق بنیں، ایسی مؤدبانہ گذارش ہے۔

والسلام۔ اسماعیل احمد عفی اللہ منوبری

تقریظ

حضرت مولانا محمد رفیق صاحب بڑودوی

مکرمی جناب گراں قدر احمد بھائی میرزا صاحب

السلام علیکم۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ جناب کے تیار کردہ اشعار ہندی میں بغور پڑھے، ہر شعر دل کو لگا۔ ویسے تو فن شاعری بُرا ہے شعراء کے غلط احوال کی وجہ سے اور ان کے غلط نظریات و خیالات جنمیں وہ ہمہ وقت مشغول رہتے ہیں اور پھر انہی خیالی دنیا کو عشق کے رنگ میں ڈھال لیتے ہیں لیکن اگر اشعار اسلام کی حقانیت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و انقلابات جیسا کہ آپ نے عرب کی حالت کا ایک نقشہ کھینچا ہے اور خدا کی وحدانیت اور امت مرحومہ میں جو خواب غفلت میں سوئے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنا اور ان کو پیغام عمل دینا نیز غلط عقائد کی اصلاح کرنا وغیرہ وغیرہ اگر ان مضامین کو مشتمل ہوں تو پھر وہ اشعار شرعاً بھی محمود ہیں اور ایسے اشعار تیار کرنے والے بھی قابلِ حمد ہیں، ایسے اشعار کے ذریعہ سے بھی اسلام کی

خدمت کی جاسکتی ہے بحمداللہ آپ کے تیار کردہ اشعار ان خوبیوں کو لئے ہوئے ہیں میں آپ کو مبارک بادی دیتا ہوں ضرور ان کو شائع کیا جائے مزید افادہ کی نیت سے انشاء اللہ ضرور نفع ہوگا میری دلی دعا ہے کہ خداوند کریم اس خدمت کو قبول فرماکر امت کے لئے خیر کا ذریعہ بنائے آمین۔ یہ چند جملے جناب کی ہمت افزائی کیلئے تحریر کئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی قبول فرمائے۔ آمین۔

محمد رفیق مظاہری غفرلہ

مولانا محمد رفیق مظاہری صاحب بڑودوی۔

۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

۲۶ جولائی ۱۹۹۴ء جمعہ

صفحہ ۶ کا بقیہ

صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم کنتھاریہ)، قاری عبدالرشید اجمیری صاحب (شیخ الحدیث اشرفیہ راندیر) مولانا محمد رفیق بڑودوی صاحب، مولانا حسن بھڈکودروی صاحب، مولانا عبدالصمد کاوی صاحب، مولانا سید خلیل احمد راندیری صاحب، ابراہیم موذی (شعبہ کتابت دارالعلوم کنتھاریہ)، مولانا یونس قاری بندہ الٰہی صاحب (یو۔ کے) میرے محسن دوست غلام حسین محمد علی پٹیل منوبری صاحب (لوساکا، زامبیا) عزیز محترم نظام الدین مخلص ابن حکیم مولانا فخرالدین رحمہ اللہ۔

بقیہ صفحہ ۱۰ پر

تقریظ

حضرت مولانا حسن عبداللہ صاحب بھڈکودروی

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد

محترم جناب میرزا احمد صاحب کے مذکورہ رسالہ اسلام دھرم کا پرِچی کر "آب حیات امرت جل" پر میں نے طائرانہ نظر کی ہے میرزا صاحب نے اس رسالہ میں بہت مفید مواد جمع کر دیا ہے۔ انکی یہ کاوش قابل تعریف وتبریک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔ اور کتاب کے فیض کو عام وتام فرمائے۔ آمین!

والسلام مع الاکرام۔

(مولانا) حسن بھڈکودروی

صفحہ ۹ کا بقیہ

اخیر میں خِتامہ مسک کے طور پر میرے عظیم محسن جنہوں نے مالی تعاون کے وصول وجمع رکھنے کو قبول فرمایا ہے، وہ ہیں حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب منوبری (مہتمم دارالعلوم کنتھاریہ) اور مولانا یعقوب اشرف صاحب (مہتمم دارالعلوم اشرفیہ راندیر) اللہ تعالیٰ اِن سب ہی حضرات کو اپنی شایانِ شان دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

خصوصی توجہ

جو اہلِ خیر حضرات اسلام دھرم کا پریچئی کتاب شائع کرانے کے عظیم کارِ خیر میں اپنا مالی تعاون ارسال کرنا چاہیں تو وہ اپنا قیمتی عطیہ مفکرِ امّت حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب منوبری دامت برکاتہم ، (مہتمم دارالعلوم کنتھاریہ) اور حضرت مولانا قاری رشید احمد اجمیری صاحب مدظلہ العالی (شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ راندیر) کی خدمت میں ارسال فرمائیں جنہوں نے بطورِ خورد نوازی وہمت افزائی اس کتاب کو منظرِ عام پر لانا قبول فرمایا ہے۔

نوٹ : اس رقم کو ارسال کرتے وقت اس بات کی خاص وضاحت فرمائیں کہ یہ رقم "اسلام دھرم کا پریچئی" کتاب کی اشاعت کے لئے ہے ، نیز اسکے ساتھ اپنا مکمل نام وپتہ بھی گجراتی یا انگریزی زبان مین صاف الفاظ میں لکھیں۔

فقط والسلام۔

دین کے تعاون کے لئے ہر فرد چندہ بھیجنے کی کوشش کرے

احقر میرزا احمد عفی عنہ

دنیا کی حالت

(۱) نظم نہ سیکھا بے نظمی میں کر دیا بیان
لشٹم پشٹم لکھا ہے میں نے ارتھ میں کر دھیان

(۲) اس دھرتی کے باسی کی ہے، ایک انوکھی شان
چاہے اسکو یہ بنا لے، ایک نیا بھگوان

(۳) اوگتا سورج اوگتا چندرما، دیوی پر بلیدان
کتنا بھولا بھٹکا ہے یہ، مایا پرست انسان

(۴) پتھر پوجا پربت پوجا، پوجا اس نے دھان
حجر شجر کو پوجا اس نے، پھر پوجا حیوان

(۵) تارے پوجے چاہے اتنے، پوجے یہ مکان
جھک گیا جا کے اسکے آگے، دیکھا جو بلوان

(۶) کوئی کوئی تو آتش پوجے، پَوَن کہیں بلوان
کیسے کوئی سمجھائے انکو، بھول گئے تم بھان

(۷) لیٹا پوجا، بیٹھا پوجا، کھڑا ابھی ہے بھگوان
مانگیں اس سے اپنی مانگیں، ہوے جو پریشان

(۸) پوجا اس نے جگت کو سارے، نا پوجا ایک بھگوان
در در کھائے ٹھوکر پھر بھی، سمجھے اس میں شان

(۹) ندی پوجی نالے پوجے، پوجے چلتے وہان
دیکھ کے اس سے نفرت کرے، خود اس کا بھگوان

(۱۰) تاریخ گواہ ہے الٹ کے دیکھو عرب کی پہچان
روز روز پوجا جائے، ایک نیا بھگوان

(۱۱) کُمبا کُمبا جدا جدا تھا، جدا جدا بھگوان
چھوٹی چھوٹی باتوں پر، شمشیر تیر کمان

(۱۲) بیٹی کی کیا حالت تھی، دنیا میں یہ جان
زندہ دفن کرنے میں مشہور عربستان

(۱۳) دودھ پیتی کوئی کرے، یا کنواں اَنتیم اُستھان
زندہ جلنا ستی بن کر، بیوی کا اِستھان

(۱۴) کیا کیا بتاؤں کیا حالت تھی، دنیا کی اُس آن
چھائے ہوئے تھے ظلم کے بادل، بے نور تھا انسان

رہبر عالم صلے اللہ علیہ وسلم

(۱۵) محمد صلعم آئے قرآن لائے، کرنے لگے بیان
ایک تمہارا رب ہے سن لو، دشمن ہے شیطان

(۱۶) نا کرنی کو کرتا ہے تو ، ہے آتما حیران
دوست بنکر گمراہ کرتا، شیطان کا ابھیان

(۱۷) آدم حوّا ماتا پتا ہیں ، سب کے یہ تو جان
اس رشتہ سے بھائی بھائی، ہم سب ہیں انسان

(۱۸) کالے گورے سب ہیں بندے سرجک کی پہچان
اونچ نیچ کوئی نہیں ہے ایک ہی سب کا خوان

(۱۹) ماں بہن بیوی بیٹی ، سب کا درجہ جان
پتا پتر اور گرو ، انسانی رشتہ جان

(۲۰) ماں کے قدموں میں ہے جنت، پتا کا لے وردان
شوہر تو ہے تاج کا مالک ، بیوی ہے پردھان

(۲۱) عورت تو ہے سیپ کا موتی، کومل دل ہے جان
پردہ اس کی زینت ہے ، بے پردہ بے جان

(۲۲) بے پردہ جب عورت ہو گی، کیا ہو گا اس آن
زنا کا چکر چلیگا ایسا، نہ شرم و حیا کا دھیان

(۲۳) کتا کتی کرتے جیسا، کریگا وہ انسان
لکشمن ریکھا ٹوٹے گی جب، پردے کو لیگا مان

(۲۴) وِیر پوجا نہیں ہے دھرم، سن لے اے انسان
وِیر پوجا کے چکر میں، پھنس گیا انسان

(۲۵) آدمؑ سے عیسیٰؑ یا، محمدؐ، سب ہی ہیں انسان
غور کرے تو جانے گا کہ، دشمن ہے شیطان

(۲۶) ایک اِشور ایک دھرم، ہم آدمؑ کے سنتان
ویر پوجا کا چلا جو چکر، بکھر گیا انسان

(۲۷) جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے، جو دیتا جیون دان

(۲۸) کھرا کھوں تو کھوٹا لاگے، ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سن لو کھول کے کان

(۲۹) دنیا بھر کے انسان دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

۳۰ جنت کی جو راہ بتائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

ردِّ تناسخ

۳۱ جَنم جَنم کے پھیروں کو، کیسے لوں میں مان
کرم کرے اور شَریر، بُھگتے میری جان

۳۲ آتما تو تابع ہے، اِستھوُل شَریر استھان
جو شَریر کَرَم کرے، اُسکا وہی اِستھان

۳۳ آتما ہے اِشوَرِیَ اَنش، صحیح نہیں یہ جان
اِشوَرِیَ اَنش پاپی بنے، یہ کیسا اگنیان

۳۴ حجر شجر بنا کبھی، بنا کبھی حیوان
سَمَیَ سَمَیَ میں یُونی بدلے، پھر بنے انسان

۳۵ سَرُجَک نے تو رَچی ہے دنیا، اب یُونی میں استھان
کَرَم کیے تو انساں نے، اور اِشوَر کا اَپمان

۳۶ ارے! راجہ کو جو رَنک بنا دے، اور رَنک کا ہو سَنمان
ایک جھٹکا زمیں کو دے کر، توڑ دے اَبھیمان

(٣٧) جس نے بسائی پھول میں خوشبو، پھل پھل میں ہے جان
کیا ؟ کرتا کو ہے پران بنانا، مشکل یا آسان

(٣٨) جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے، جو دیتا جیون دان

(٣٩) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سن لو کھول کے کان

(٤٠) دنیا بھر کے انساں دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

(٤١) جنت کی جو راہ بتلائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

(۴۲) جنت کی جو راہ بتائے ، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا ، اپنا ہی نقصان

ردِّ ہنسا

(۴۳) کرم کے کارن درخت بنا ، بنا کوئی ہے دھان
سبزی بھاجی بنا کوئی ، بنا کوئی پھل پان

(۴۴) جھاڑ کاٹے آگ جلائے ، پھر بکے تکوا اُن
ٹیبل کرسی اور یہ صوفہ ، کس سے بنا ہے جان

(۴۵) درخت میں تو آتما ہے ، کرو تم سنمان
درخت کاٹے جو کوئی ، ہنسک ہے وہ جان

(۴۶) پانی میں بھی جیو جنتو ہیں ، کہتا ہے وگیان
کیسے پانی اب ہم پئیں ، جانی ہے اب جان

(۴۷) اُترکھنڈ کا باسی ہوں میں ، یہاں سبزی نہیں یہ جان
ماس مچھلی کھانا میرا ، اب کس دھرم کو استھان

(۴۸) جیو دیا کے عاشق کا ہو ، اب یہی ابھیان
کھانا پانی چھوڑ دے اور ، کر دے ارپن پران

(۴۹) وِشْو دھرم کا دعویٰ ہے تو، بتاؤ اپنی شان
بات کہو کچھ ایسی جو، دل بھی لیوے مان

(۵۰) جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھگوانْ
جھک جا جا کے اسکے آگے، جو دیتا جیوَن دانْ

(۵۱) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے، ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا سن لو کھول کے کانْ

(۵۲) دنیا بھر کے انساں دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

(۵۳) جنت کی جو راہ بتائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

ردِّ دہریّت

(۵۴) کوئی کوئی تو یوں کہے، نہیں کہیں بھگوانْ
دیکھا نہیں جسے کبھی، کیسے لیں ہم مانْ

(۵۵) دیکھے جسے اُسی کو مانیں، یہ کیسا وِگنیانْ
منی کا قطرہ کبھی جو تو تھا، کیسے بنا انسان

(۵۶) ماں، ماں کہہ کر کرتا ہے تو، ناری کا سَنمان
جَنَم سمے کیا دیکھا تو نے، اسی کا ہوں سنتان

(۵۷) دل دماغ جگر گردہ، آنکھ، کان، زبان
جسم میں بہتی خون کی نہریں، کون ہے سرجک جان

(۵۸) پَوَن کو دیکھا کبھی ہے تو نے، دیکھا کبھی پران
مانا جیسے پَوَن پَران، عقل سے لے پہچان

(۵۹) دل کی دھڑکن بڑھے گھٹے تو، ہووے تو پریشان
جگر بگڑا جیوَن بگڑا، وید کا کہنا مان

(۶۰) دماغ کا جو بگڑے توازن، پاگل ہوا تو جان
گردہ بگڑا پیشاب کو روکا، جواب تک تھا آسان

(۶۱) نیند کو غالب کس نے کیا ہے، جو توڑے اَبھِمان
نیند نہ آئے گولی کھائے، تب یاد کرے بھگوان

(۶۲) زباں پہ ہوتا اگر جو تالا، گونگوں میں استھان
دل کی باتیں دل میں رہتیں، کیسے کرتا بیان

(۶۳) بیں بیں، بھوں بھوں کرتا اگر تو، سب کہتے حیوان
اب دنیا بھر کی بولی بولے، کیسے بنا انسان

(۶۴) نر مادہ کو کس نے بنایا؟ کیسے بنے پستان
کیسے بنایا جسم کو تیرے، دیکھ خدا کی شان

(۶۵) آنکھ سے اندھا اگر تو ہوتا، کیا دیکھتا برہمان
کیسے سنتا اشور وارڑیں، ہوتا جو بے کان

(۶۶) عقل کو دیکھا کبھی ہے تو نے؟ کیسے بنا وِدوان
پھر عقل کا دعویٰ کرتا کیوں ہے؟ دل کا اندھا پاجان

(۶۷) ڈوبتا سورج اُگتا چندرما، تاروں بھرا آسمان
سردی گرمی اور یہ بارش، کرتا کو پہچان

(۶۸) اچھل اچھل کر بہتے دریا، ڈوبتی نیّا کا سکان
نیّا ڈولے دل بھی ڈولے، تب یاد کرے بھگوان

(۶۹) کتنی مثالیں دوں میں تجھ کو، قادر کو پہچان
بوڑھی یلڈر بن کر بھی، کب تک جیئے گا جان

(۷۰) راکھ بنے یا خاک بنے، پھر جی اٹھنا ہے جان
کس کی بھگتی کرتا تھا تو، پوچھے گا رحمان

(۷۱) کڑوی کڑوی دوا سمجھ کر، کر لے اسکا پان
نرک چھوڑ سورگ کو پالے، میرے بھائی جان

(۷۲) جنت کا تو مالک ہے پر بھولا ہے تو بھگوان
جھک جا جا کے اسکے آگے، جو دیتا ہے جیون دان

(۷۳) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے، ستیہ میرا بیان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سن لو کھول کے کان

(۷۴) دنیا بھر کے انساں دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

(۷۵) جنت کی جو راہ بتلائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

قابلِ پرستش کون ؟

(۷۶) بھیو بھیو تم سمجھے جسکو، سمجھے راہِ نروان
بھٹ بھٹ بن کر بھٹک گئے تم، اے ناداں انسان

(۷۷) پوجئے پاتر تو وہی ہے سن لو، کہتا کھرا انسان
جیون مرتیو دیا ہے جس نے، رچا یہ برہمان

(۷۸) حجر شجر پھول پھل، انسان اور حیوان
ندی نالے اور یہ پربت، آتش پون ستنان

(۷۹) کس نے بنائے ؟ جس نے بنائے، وہی تو ہے بھگوان
پھر کیوں دَر دَر پھرتا ہے تو، رب کو لے پہچان

(۸۰) کتنے احساں کئے ہیں تجھ پر، غور کر انسان
رات دن بنائے جس نے، اسکو تو پہچان

(۸۱) زمیں بنائی لمبی چوڑی، اوپر کو آسمان
بس گیا جسکے دل میں وہ، بڑھ گئی اسکی شان

(۸۲) آنکھ نہیں پر دیکھے سب، سنتے سب بے کان
کھلا ہے دربار اس کا، نہیں کوئی دربان

(۸۳) ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے، راجہ، رنک، بلوان
لینا دینا کچھ نہیں، صرف اللہ ہی کا دھیان

(۸۴) سونا چاندی تانبا پیتل، موتی اور مرجان
رنگ برنگ کے قیمتی پتھر، اللہ کا احسان

(۸۵) ماس مچھلی اور یہ سبزی، کھانے کا سامان
جڑی بوٹی اور دوائیں، صحت کا سامان

(۸۶) کھانا پانی اور لباس، جینے کا سامان
ماتا پتا اور یہ کُنبا، اللہ کا احسان

۸۷ جنت کا تو مالک ہے ، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے ، جو دیتا ہے جیون دان

۸۸ کھرا کھوں تو کھوٹا لاگے ، ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا ، سن لو کھول کے کان

۸۹ دنیا بھر کے انساں دیکھو ، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور ، الگ الگ بھگوان

۹۰ جنت کی جو راہ بتائے ، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا ، اپنا ہی نقصان

۹۱ نیل گگن میں اڑتے پنکھی ، پر پر میں ہے جان
بادل بنکر اڑتے دریا ، کون ہے سر جگ جان

۹۲ نیلی چھم دھرتی ہے کہیں تو ، کہیں یہ ریگستان
کڑک دھڑک کر برسے بادل ، خوش خوش ہو کسان

۹۳ جنگل جنگل دریا دریا ، پربت اور میدان
چاند سورج اور ستارے ، خادم ہیں یہ جان

۹۴ بس بس ! دو بس ! کرتا کیوں ہے ؟ رازق کو پہچان
جنم سمے پر کون ہے رچتا ، دودھ بھرے پستان

۹۵ جیون مرن کون ہے دیتا؟ کس نے دئے سنتان
جیون مرن دیتا جو ہے، کیا نا دیگا وہ دھان

۹۶ جیون مرن اسکے ہاتھوں، روزی ودھیا سنتان
چیونٹی ہاتھی سبکو پالے، دیکھو اسکی شان

۹۷ رچا ہے کس نے لمبا چوڑا، دیکھو یہ برہمان
دھیان دھرو تو قدم قدم پر، پاؤ تم برھان

۹۸ رچی ہے جس نے یہ سب مایا، ہے ایک ہی بھگوان
کہتے جس کو ہم مسلم ہیں، اللہ یا رحمان

۹۹ روپ نہ اسکا کوئی رنگ، کلپت نہیں وہ جان
کلپت اسکی صورت گڑھنا، اللہ کا اپمان

۱۰۰ پتا نہ پتنی اسکا کوئی، نا کوئی سنتان
پیر پیمبر سب ہی بندے، مانگیں اس سے دان

۱۰۱ پتا پرمیشور ایک یہ، سچے کی پہچان
پتا پرمیشور ہوں انیک، تو عیب اس میں جان

۱۰۲ کوئی کوئی تو یوں کہے، رام رحیم ایک سمان
رحیم سرجک، رام سرجن، لیکن بھلا انسان

(۱۰۳) اللہ اِشْوَرْ تیرُو نام ، سچ بولا ہے یہ انسان
جَنَم نہ مُرتیو اسکی شان ، دھر لو اسپر اپنے کان

(۱۰۴) رُوشِی مونی ایک کے ہوکر ، کرتے اس کا دھیان
ایک کے ہوکر مرمٹ جانا ، کرو یہی ابھیان

(۱۰۵) جنت کا تو مالک ہے ، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے ، جو دیتا جیوَن دان

(۱۰۶) کھرا کھوں تو کھوٹا لاگے ، سَتیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا ، سن لو کھول کے کان

(۱۰۷) دنیا بھر کے انساں دیکھو ، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور الگ الگ بھگوان

(۱۰۸) جنت کی جو راہ بتائے ، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا ، اپنا ہی نقصان

چند اسلامی عقیدے

(۱۰۹) سنسار ہی میں جیوَن دس ہے تیاگ نہیں تو جان
سنسار ہی میں جیوَن جیئے ، کھرا وہی انسان

(۱۱۰) کھانا پینا سنسار چلانا، کرنا اس کا دھیان
پَوِتّر جیون جیکر مرنا، سکھ دُکھ بھی ہے جان

(۱۱۱) کھانا پینا کام نہیں، سونا نہیں بھگوان
جَنَم مرتیو جسکو ہووے، کیسے ہو بھگوان

(۱۱۲) پوجے اُس کو اِس کے کارَنْ، رچی ہے دنیا جان
آنکھ کان دیئے تجھ کو، پھر بھی بھولے بھان

(۱۱۳) جِنّ و اِنْس کو لازم ہے کہ، پَرابُت کرے اگنیانْ
کون میرا سُرجَنْ ہے اور، کون ہڑیں پران

(۱۱۴) آدمؑ سے محمدؐ، عیسیٰؑ موسیٰؑ، سبکو پیمبر جان
سَمَے سَمَے میں آکر بولے، اللہ کو پہچان

(۱۱۵) بھَوَ ساگر کو تیرے گا وہی، جو پائے سَتیہ اگنیان
پیر پیمبر راہبر بنکر، جگت میں آئے جان

(۱۱۶) کرلے جو کرتا ہے تجھ کو، اے غافل انسان
نہیں ہے آنا اس دنیا میں، واپس یہ بھی جان

(۱۱۷) نہیں ہے رہنی سَدا یہ دنیا، سُرجَنْ کا اعلان
ٹوٹے تارے دیکھے جیسے، فنا ہے دنیا جان

Scanned by CamScanner

(۱۱۸) دھن دولت اور غریبی ، کسوٹی ہے جان
غریبی میں کر صبر ، امیری میں کر دان

(۱۱۹) کتنے مل گئے مٹی میں ، راجہ اور سلطان
دھن دولت اور طاقت پر ، جنکو تھا ابھیمان

(۱۲۰) موت کی گھنٹی بجے کی تب ، کھلیں گے تیرے کان
کام نہ آئے اسوقت تیرے ، لائے جو ایمان

(۱۲۱) جنت کا تو مالک ہے ، پر کھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اس کے آگے ، جو دیتا جیون دان

(۱۲۲) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے ، ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا ، سن لو کھول کے کان

(۱۲۳) دنیا بھر کے انسان دیکھو ، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور ، الگ الگ بھگوان

(۱۲۴) جنت کی جو راہ بتائے ، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا ، اپنا ہی نقصان

ردِّ ڈاروِن

(۱۲۵) سائنس کہے سب ہی صحیح ! یہ کیسا وِگنیان
اَنتر، تو ڈھونڈتا ہے پر، کیسے کرے بیان

(۱۲۶) ہاتھ لگاؤ تب چلے، کمپیوٹر یا وَھان
سَنچالک چلائے سَنستھا، سَنچالک بغیر جہان

(۱۲۷) سب دھرم تو یہ کہیں ہم آدم کے سَنتان
سائنس کہے نہیں نہیں ! ہم بندر سے انسان

(۱۲۸) جیو جَنتو سے بندر بنا، پھر بنا انسان
یہ بتاؤ جیو جَنتو میں، کس نے پورا پَران

(۱۲۹) دل کا اندھا آکاش کو دیکھے ڈھونڈھے وہاں بھگوان
ارے! دل کے اندر رہتا ہے وہ، ہر دم یہ تو جان

(۱۳۰) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے، سَتیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سُن لو کھول کے کان

(۱۳۱) چھوڑ دو اب تم جھوٹے بندھن، جھوٹی شوکت شان
ایک کے ہو کر بننا کُندن، کر دو نچھاور پران

(۱۳۲) اللہ اللہ کرنے والے، مٹ جائیں تو جان
دھرم برھم دنیا ہوگی، ہوگا سب سنتان

(۱۳۳) جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے، جو دیتا جیون دان

(۱۳۴) کھرا کھوٹا تو کھوٹا لاگے، ستیہ میل بان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سن لو کھول کے کان

(۱۳۵) دنیا بھر کے انسان دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

(۱۳۶) جنت کی جو راہ بتائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

جنت جہنم کیا ہے؟

(۱۳۷) جیون مرن کا بھید بتا دوں، جینے کا اگنیان
اللہ پوجے جنت پائے، جیون بھی آسان

(۱۳۸) ستیہ چھوڑ استیہ پکڑے، ہٹ دھرمی ہے جان
سورگ چھوڑ نرک میں جائے، اگ سدا استھان

(۱۳۹) کرم پر ہے زندگی ، اچھی بُری یہ جان
گیتا میں بھی کہا یہی ہے ، کہے کروڑوں پُران

(۱۴۰) جنت جسکو کہتے ہیں ہم ، اسکو بھی تو جان
کیسر اسکی مٹی ہے ، کنکر ہے مَرجان

(۱۴۱) سونے چاندی کی اینٹوں کے ، جہاں پے ہیں مکان
پھل پھول مانگے جو تو ، حاضر ہے یہ جان

(۱۴۲) دودھ شہد کی نہریں بھی ، جہاں پے ہیں یہ جان
مکھی مچھر کچھ نہیں ، نا کوڑے کا استھان

(۱۴۳) ایسی جنت کون نہ چاہے ، ہر ایک جہاں جوان
حوریں تیری بیوی ہونگی ، خادم ہوں غِلمان

(۱۴۴) دوستوں کی محفل ہوگی ، یہ بھی لے تو جان
جیسے دنیا میں تھے رہتے ، بھائی بھائی جان

(۱۴۵) پاک رنگی شراب ہوگی ، خوشبو اسکی جان
چاہے اتنا بھر بھر پی لے ، نا کرے بے بھان

(۱۴۶) چاہے جو وہ مانگے ملے ، حاضر ہر دم خوان
اللہ کا دیدار ہوگا ، دُت کرے سمّان

۱۴۷ نَرک تو ہے اَگنی کُنڈ، سدا آگ کا اِشنان
سانپ بچھو کے ڈنک اور، رَکت پرُو کا پان

۱۴۸ کَلِپت نہیں ہیں یہ سب باتیں، کہتا ہے قرآن
دھرم پُستک جتنے بھی ہیں، سب میں ہے بیان

۱۴۹ سورگ کی ہو یا نرک کی جیون، وہاں اَننت نہیں یہ جان
نرک میں تو سدا ہے جلنا، سورگ سکھ کا اِستھان

۱۵۰ جیون جی لے جیسا چاہے، جانی ہے پھر جان
جیسا کرے ویسا پائے، کہتا ہے وِدوان

۱۵۱ جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اُس کے آگے، جو دیتا جیون دان

۱۵۲ کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے، ستیہ میرا بیان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سُن لو کھول کے کان

۱۵۳ دنیا بھر کے انساں دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

۱۵۴ جنت کی جو راہ بتائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

آخری پیغمبر کے لئے پیشین گوئی

(۱۵۵) کَلکِی کے اوتار کی باتیں ، اسکو بھی لو جان
محمدؐ ہی تو کلکی ہیں ، کہے بھوِشیے پُران

(۱۵۶) کلکی جسکو کہا گیا ، سُمتی کا سنتان
سُمتی کہو یا آمنہ ، ایک ہی اَرتھ ہے جان

(۱۵۷) مادھو ماس میں جنم لیا ، اور تیتھی کا بھی بیان
جسم سے ان کے خشبو نکلے ، کہے کہا گوت پُران

(۱۵۸) کَلکِی کے اوتار کی باتیں ، کرتے ہیں جو بیان
ویدپرکاش اُپادھیائے ، پنڈت اِنکو جان

(۱۵۹) اَلّوُ اُپنِشد دیکھا تم نے ، اس میں بھی ہے بیان
اِشوَر کا اوتار نہیں پَر ، سَندیشٹا اِن کو جان

(۱۶۰) اَلّوُ اُپنِشد کی باتوں میں ، جدا ہے کچھ بیان
مَہادیو کی وارِیں میں ، مُندَردیش بیان

(۱۶۱) مُندرہی تو مکہ ہے ، مَہامَت کا اِستھان
اَحمَدُ محمدؐ یا مَہامَت ، اَنتِیم راہبر جان

(۱۶۲) اَلوُ اُپنشدُ کی باتوں کا، جہاں یہ ہے بیان
اسلام اور وِیدانت پڑھو تو، لوگے تم سب جان

(۱۶۳) جو جو کہے ویدو پران، محمدؐ میں سب ہے جان
احمدؐ محمدؐ یا مہامت، کلکی ان کو جان

(۱۶۴) جسکو ڈھونڈیں اہل کتاب، وادیٔ فاران
مکہ ہی تو وادی ہے، وادیٔ فاران

(۱۶۵) لا الٰہ الا اللہ کو، سورگ کی چابی جان
نہیں ہے کوئی پوجنے پاتر، پر اللہ یا رحمٰن

سناتن دھرم

(۱۶۶) آدمؑ نے کئے کئی حج، ہند سے یہ جان
حاجی نکلا اپنے گھر سے، لوٹ کے آئے مکان

(۱۶۷) سناتن دھرم تو آدمؑ سے ہے، اُسی کے ہم سنتان
ایک اِشورُ وادِی تو، پہلا ہندوستان

(۱۶۸) بات میری مانے نا تو گر، ویدوں سے لے گیان
ویدوں کی باتوں میں ملتا ہے، ایک ہی بھگوان

(۱۶۹) متسیے پُران دیکھا تم نے؟ کیا کیا ہے بیان
چل پر لئے کی باتیں کچھ، گلپت نہیں یہ جان

(۱۷۰) نُوح کہو یا منو کہو، ہے ایک ہی انسان
منو بنائے جو ناؤ، وہی کہے قرآن

(۱۷۱) راہ بر آئے جگت میں کتنے، بنا دیے بھگوان
جیسے کہا عیسیٰؑ کو، تو گوڈ کا سنتان

(۱۷۲) نِرا کار کو آکار بنا کر، کیا کیا تجھے انسان
دل کی آنکھیں کھول ذرا، کیا ایسا ہے بھگوان

(۱۷۳) جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے، جو دیتا جیون دان

(۱۷۴) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے، ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سُن لو کھول کے کان

(۱۷۵) دنیا بھر کے انساں دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

(۱۷۶) جنت کی جو راہ بتائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

(۱۷۷) اب محمدؐ ہی تو راہبر ہیں، ان کی باتیں مان
نر کی جیون بہت کٹھن ہے، بچالے اپنی جان

وہ جو کسی نبی نے نہیں کیا!

(۱۷۸) تیمور بنائے تعزیہ، جائز نہیں یہ جان
جائز اگر ہوتا تو، حدیث ہوتی بیان

(۱۷۹) جو نکالے تعزیہ، گمراہ ہے وہ جان
سند اگر بتاؤ تو، ہم بھی لیں گے مان

(۱۸۰) بدر، اُحد کے شہداء کا، دیکھو قبرستان
پھول نہ پنکھڑی اور نہ چادر، پر رحمت کی باران

(۱۸۱) ماتم اگر ہوتا بھی تو، گمراہوں کا جان
کیسے شہیدوں کا ماتم ہو، بخشے جسے رحمان

(۱۸۲) کسی نبی نے کیا نہیں، عُرس کسی کا جان
پھر بھلا یہ کس سند پر؟ عُرس کا اعلان

(۱۸۳) ڈھول دھما کا کودا کودا، ناچ سنگیت اور گان
نہیں ہے ایسا کوئی اُتسو، یہ بھی بھئی تو جان

(۱۸۴) بستی بستی کوڑا کرکٹ ، ممکن ہے یہ جان
ہر مسلم پر لازم ہے کہ، صاف کرے استھان

(۱۸۵) علم کی عظمت عمل سے ہے، مٹ جائے تو جان
قیامت کی علامت ہے ، گمراہ ہو انسان

(۱۸۶) پائے اس کا دھرم سمجھنا، ناپائے سوا اگنیان
اسلام تو ہے دھیر گمبھیر ، دھرمی کرے ایمان

مفکر کے لئے لمحۂ فکریہ

(۱۸۷) حلال حرام لکشمن ریکھا ، رکھنا اس کا دھیان
کڑوی کڑوی ستیہ بانی ، کرے اس کا پان

(۱۸۸) نماز روزہ حج زکوٰۃ ، کلمہ پہلے جان
اپنے اپنے وقت پر، ہر ایک کو گروان

(۱۸۹) سود شراب اور زنا ، حرام اس کو جان
صنعت حرفت اور تجارت، بازو پر پروان

(۱۹۰) کالا گورا اونچا نیچا ، غریب یا دھنوان
بھائی بھائی بنکر جینا ، کہتا ہے قرآن

(۱۹۱) چِنتکؔ چرَنؔ وِدھا دھروں، چِنتکؔ کرتو دھیان
چِنتکؔ کو تو چنِتن کرنا، یہی تیرا ابھِیان

(۱۹۲) جنت کا تو مالک ہے، پر بھولا ہے تو بھان
جُھک جا جا کے اس کے آگے، جو دیتا جیِوَن دان

(۱۹۳) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے، ستیہ میرا بان
اللہ اللہ کر کے مرنا، سن لو کھول کے کان

(۱۹۴) دنیا بھر کے انساں دیکھو، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور، الگ الگ بھگوان

(۱۹۵) جنت کی جو راہ بتائے، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا، اپنا ہی نقصان

(۱۹۶) اب محمد ہی تو راہبر ہیں ان کی باتیں مان
نرکی جیِوَن بہت کٹھن ہے، بچا لے اپنی جان

علامتِ قیامت

(۱۹۷) چِنتکؔ کہے ہم نے مانا، ستیہ تیرا بیان
پھر بھلا یہ شُدُر بنا کیوں، اچھا سا انسان

(۱۹۸) ناچ گانا اور کھانا، سُنگیت میں ڈوبے جان
سنسار ہی کو سب کچھ سمجھا، بھولا اَنتَر دھیان

(۱۹۹) سُود شراب اور زنا، رشوت کا ہو جب پان
قیامت کی علامت ہے، نیچ بنے بَلوانُ

(۲۰۰) دُنیا جسکو کہتے ہیں ہم، مٹ جائے تو جان
قیامت کی علامت ہے، پریشان ہو انسان

(۲۰۱) آئی قیامت دیکھو بھائی، محمدؐ کریں اعلان
توڑ دے جب دھَرم کے بَندھنُ، انساں بنے حیوان

آب حیات، اَمرُت جل

(۲۰۲) کڑوا کڑوا اَمرُت جل ہے، کر لے اس کا پان
اَننت جیون سور گی پالے، کہتا ہے قرآن

(۲۰۳) ایک اِشوَر، انتیم پیغمبر، انتیم ہی قرآن
ایک آتما کا کھلم کھلا، دیکھو یہ بیان

(۲۰۴) ہر مسلم پر لازم ہے کہ، صاف کرے اعلان
آؤ بھائی، ہم سب بھائی، قرآن کو لیں ہم مان

(۲۰۵) مانوُ دھرم کا راستہ ، اسلام ہی کو جان
مَانَوُ دَھَرمْ کے طالب کا ، اسلام ہی استھان

(۲۰۶) کہنا تھا جو کہہ دیا تجھ کو ، اسے اِکرے اَنْتر دھیان
چِنْتَن کرے تو آشا ہے کہ ، پالے سَتْیَہ اگنیان

(۲۰۷) بات ادھوری لاگے تجھ کو ، یا تروٹی پر ہو دھیان
گاگر میں ساگر کیسے آئے ، اسلامی پُستک چھان

(۲۰۸) سَتْیَہ شُودھک منڈلی تو ہے ، جنتک کا گلستان
پھول پھول نئی خوشبو ، نیا رنگ یہ جان

(۲۰۹) جنت کا تو مالک ہے ، پر بھولا ہے تو بھان
جھک جا جا کے اسکے آگے ، جو دیتا جیون دانْ

(۲۱۰) کھرا کہوں تو کھوٹا لاگے ، سَتْیَہ میرا بانْ
اللہ اللہ کر کے مرنا ، سن تو کھول کے کان

(۲۱۱) دنیا بھر کے انساں دیکھو ، یکساں سب انسان
پھر بھلا کیوں الگ دھرم اور ، الگ الگ بھگوان

(۲۱۲) جنت کی جو راہ بتائے ، اور چلنا بھی آسان
ایسی راہ کو چھوڑ کے چلنا ، اپنا ہی نقصان

۲۱۳ اب محمدؐ ہی تو رہبر ہیں ، ان کی باتیں مان
نر کی جیون بہت کٹھن ہے ، بچالے اپنی جان

۲۱۴ نظم نہ سیکھا بے نظمی میں ، کردیا بیان
لشٹم پشٹم لکھا ہے میں نے ، اَرتھ میں کر دھیان

۲۱۵ سبکو سمتیؔ دے بھگوان ، ستیہ استیہ کی پہچان
کھول دے اَنتر دل کے کان ، یا اللہ یا رحمان

۲۱۶ نا مانگوں میں سونا چاندی ، نا مانگوں میں دان
احمدؐ کو جو رہبر سمجھے ، اسی کا ہے کلیان

تمام شد

خط وکتابت کا پتہ :-
احمد یعقوب میرزا
سوداگرواڈا، سورت ۳۹۵۰۰۳
گجرات - انڈیا

ا

اَگیان	جاہل، جہالت، لاعلمی
اَبھیان	جدّوجہد کوشش
اَبھیمان	فخر، تکبر
آتما	روح
اُتسو	عید، خوشی کا دن
اُتّر کھنڈ	دنیا کا شمال، برفانی ملک
اَپمان	بے حرمتی، ذلیل
اَرتھ	معنیٰ
اِستھان	جگہ
اِستھاپک	قائم کرنے والا، بانی
اَستیہ	غلط، جھوٹ، باطل
اِستھول شریر	جسم، مجسّم
آشا	اُمید
اِشور وانیں	اللہ کی باتیں
اِشوری اَنش	اللہ کے جسم کا جز
آکاش	آسمان
اَگیان	علم
اَگنی کُنڈ	آگ کا گڑھا، جہنم
اَگنی اِسنان	آگ سے نہانا، جلنا
اَمرت جل	آب حیات
اَنت	خاتمہ
اَنتر	دل
اَنتر دھیان	باطن کا خیال
اَنتیم	آخری
اَننت جیون	دائمی زندگی
ایک آتمتا	ہم خیال یکسانیت
ایک سمان	یکساں
اَنیک	ایک سے زیادہ
اَلو اُپنشد	ہندو مذہب کی کتاب
آکار	گھاٹ، مجسمہ

اَرپن کرے	دے دے

ب

بان	بات
برہمان	عالم
بھجے	پوجے
بھان	سمجھ، حق باطل کی سمجھ
بلوان	طاقت ور
بلیدان	قربانی
بھٹ	عالم
بھوساگر	دنیا کی زندگی
بھیو، بھیو	برابر برابر، بہت اچھا
بے بھان	بے ہوش
بھوشیہ پران	ہندو مذہب کی کتاب
بھکتی	پوجا، عبادت
بھاگوت پران	ہندو مذہب کی کتاب

پ

پان	پی لے، بات قبول کرلے
پُتر	بیٹا
پتنی	بیوی
پراپت کرے	حاصل کرے
پران	روح
پردھان	مُشیر
پاپی	گنہگار
پستک	کتاب
پوتر	پاک، نیک
پون	ہوا
پوجیہ پاتر	عبادت کے لائق

ت

تروٹی	نقص، بھول، کمی

تیاگ	رہبانیت، سادھوپن
تیتھی	تاریخ

ج

جَنَم مَرَن	پیدائش، زندگی موت
جنم جنم کے پھیرے	آواگون
جِیوَن دان	زندگی
جِیو جَنتو	جراثیم
جِیو دیا کے عاشق	گائے وغیرہ کے پجاری
جِیوَن رَس	زندگی کا مزہ
جَل پَرَلئے	طوفان نوح

چ

چَرَن	قدموں میں، خدمت میں
چِنتک	مفکّر
چِنتَن	غور و فکر کرنا۔

د

دَان	خیرات، مدد، دعا
دِھیر گمبھیر	سنجیدہ، باوقار
دُوجھا	دوسرا
دودھ پِیتی	لڑکی کو دودھ کے برتن میں ڈبو کر مار ڈالنے کا رواج۔
دُت	فرشتے

ر

راہِ نِروان	نجات کا راستہ
رَچا رَچی	بنایا، بنائی

رُنک	ادنیٰ درجہ کا، ذلیل
رکت۔ پرو	خون، پیپ
رُوشی مُونی	عابد
رام	ایک بادشاہ
روپ	گھاٹ، جسم

س

سَتیہ ء	صحیح سچا
ستیہ شوودھک منڈلی	حق کی تلاش کرنے والی جماعت
سرجک	خالق
سرجن	مخلوق
سمتی	ہم خیال
سمی ء سمی ء	جب اللہ نے چاہا۔
سنستھا	ادارہ
سنچالک	ناظم، مہتم
سنتان	اولاد
سنمان	تعظیم
سناتن دھرم	قدیم مذہب
ستیہ ء بانی	حق بات
سمان	یکساں
سندیشٹا	پیغمبر
سورگ	جنت
ستی	شوہر کی موت پر بیوی کو زندہ چتا پر جل مرنا۔

ش

شدر	نیچ. ذلیل
شریر	جسم

ک

کرتا	خالق قادر
کسوٹی	امتحان
کلپت	خیالی
کرم کے کارن	عمل کی وجہ سے
کرے اسکا پان	(حق کو) قبول کرے
کلیان	کامیابی
کندن	سونا
کیسر	زعفران
کومل دل	نازک دل
کلکی	آخری پیغمبر - راہ بر
کوا انتیم استھان	کوئیں میں ڈوب مرنا (کواری لڑکی کا بیوہ کا)

گ

گرو	استاد، شیخ
گروڑن پران	ہندو مذہب کی جہنم کے حالات بتاتی کتاب
گیتا	ہندو مذہب کی کتاب
گوڈ	خدا
گاگر میں ساگر	کوزے میں دریا

ل

لکشمن ریکھا	حدود شرعیہ

م

مرتیو	موت
مانو دھرم	فطری مذہب
مایا پرست	حریص، لالچی

مَہامت	محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مَنُو	نوح علیہ السلام
مَادھو ماس	ربیع الاول

ن

نِیائے	انصاف
نیل گگن میں	فزاں میں
نِراکار	جسکی کوئی شکل صورت نہیں
ناری	عورت
نَرک	جہنم

و

واٹِں	بات
وِدْوَانْ	علم کا جاننے والا

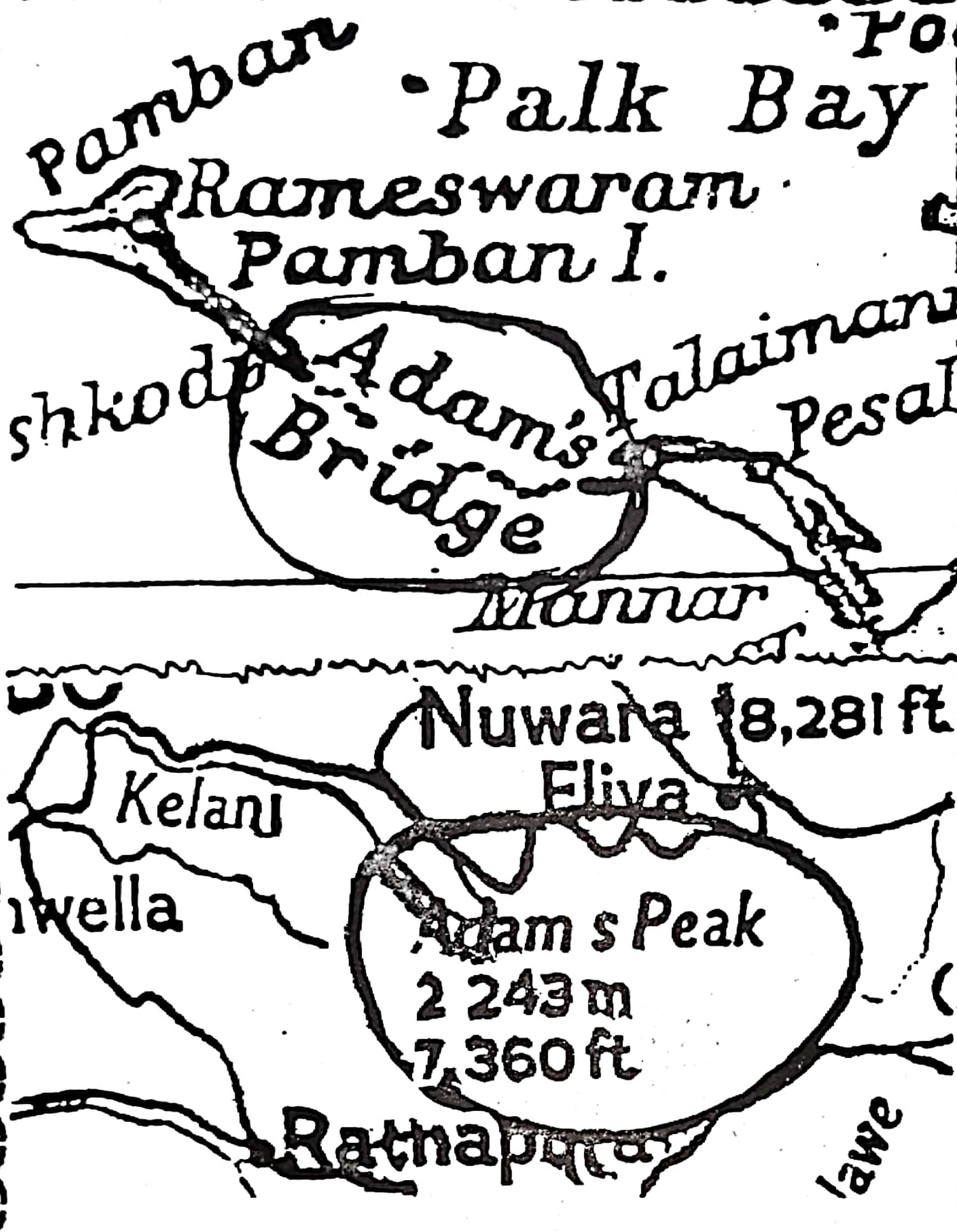
وِدْھیا	علم
وَرْدان	دعا
وِشو دھرم	عالمی مذہب
وَہان	سواری. موٹر، گاڑی
وِیرپوجا	حجر، شجر، حیوان، انسان جسمیں کچھ کرامت چمتکار دیکھا
وُیدانت	مذہبی کتاب
وِگیان	سائنس

ی

یُونِی	مؤنث کی شرم گاہ

ہ

ہِنْسک	ظالم



SOUTH INDIA AND CEYLON

وہ مقام جہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارے گئے تھے، سرندیپ، شری لنکا، سیلون کہتے ہیں۔


CEILON
Scale, 1:4,000,000 · 63 Miles
Kilometres
Railways
INDIA
Palk Strait
Palk Bay
Adams Bridge
Gulf of Mannar
Kankesanturai
Pt Pedro
Kodikamam
Marutankeni
Delft
Chundikkulam
Mattalan
Mullaittivu
NORTHERN
Pesalai
Kokkilai
Pulmoddai
Palampiddi
Murunkan
Mannar
Vankalai
Arippu
Kuchchaveli
Nilaveli
Vavuniya
Trincomalee
Koddiyar B.
Horowupotana
Pankulam
Medawachchiya
Marichchukkaddi
Karativu I.
Mutur
NORTH
Anuradhapura
Mihintale
Tammannewa
CENTRAL
Kalpitiya
Alutoya
Kathiraveli
Habarane
Panichchan
Puttalam
Elephant
Kekirawa
Kalkuda
NORTH
Dambulla
Nikaweratiya
Maho
Chenkal
Batti
Nalanda
Mahaella
WESTERN
Wariyapola
Rattota
Kurunegala
Matale
Dimulana
Giriulla
CENTRAL
Kandy
Negombo
Kegalla
Bibile
Nawalapitiya
Gampola
Alupota
Yatiyantota
Nuwara Eliya
Badulla
COLOMBO
UVA
Dehiwala
Mt Lavinia
Moratuwa
Panadura
Adams P.
7830
Monaragala
Bandarawela
Ratnapura
Pelmadulla
Opanake
Tellula
Kalutara
Tebuwana
Hambegamuwa
Matugama
Rakwana
Tanamalwila
Bentota
Hayes
Yala
Menik-gan
Elpitiya
Deniyaya
Tissamaharama
Ambalangoda
Udugama
Kirindi-oya
Baddegama
SOUTHERN
Hakmana
Hambantota
Tangalla
Galle
Matara
Weligama
Dondra Hd
CEILON